ایوانِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت وعافیت کے متعلق جو خطوط آتے ہیں وہ چوتھے دن پہونچتے ہیں۔ ۲۰ رمئی تک کے آمدہ خطوط درج الحکم ہو چکے ہیں اس کے بعد کے خطوط کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

حضور کی صحت

۲۱ رمئی سنہ ۱۹۱۸ء۔ حضرت نے مغرب اور عشاء کی نمازیں سمندر کے کنارے پر خود پڑھائیں۔ آپ کا لہجہ تندرستی کا لہجہ تھا۔ آج جزیرہ ایلیفنٹا کے غار دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے جہاز تک پیدل گئے۔ اور پہلا جہاز نہ ملنے کی وجہ سے وہاں ہی چہل قدمی کرتے رہے ۶ میل کا پیدل سفر کیا۔ جہاز میں بھی صحت بہت اچھی رہی۔ حضرت ام المومنین اس وجہ سے کہ آپ کے کندھے پر پھوڑا نکل آیا ہے اس سفر جہاز میں ساتھ نہ تھیں باقی تمام خاندان تھا۔

۲۲ رات کو ایلیفنٹا سے ۱۲ بجے کے قریب واپس آئے سفر شب بیداری بخیر دن کی وجہ سے سر درد ہو گیا۔ عام طور پر طبیعت اچھی رہی۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ ایڈیٹر روزگار بمبئی نے ملاقات کی

۲۲ رمئی سنہ ۱۹۱۸ء۔ بخیر دن کی تکلیف کیوجہ سے باہم خود تلاش مکان کے لئے تشریف لے گئے ½۱ بجے واپس تشریف لائے۔

آج صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی بمبئی پہونچے۔ حیدرآباد دکن کے ایک دوست کو خط لکھ رہے تھے کہ ضعف قلب کا دورہ ہوا۔ دو گھنٹے کے بعد طبیعت اصلی حالت پر آئی۔ فرمایا آج صبح سے ہی میرے بدن میں کچھ ضعف اور سستی معلوم ہوتی تھی۔ ارادہ ہے کسی معالج خصوصی امراض قلب سے طبی مشورہ کیا جاوے۔

عصر کی نماز حضرت نے آپ پڑھائی بعد عصر ½ گھنٹہ تک موٹر گاڑی میں سیر کی۔ طبیعت اچھی رہی۔ بعد تناول طعام پیدل مندر کی طرف جو باندرا کے مکان سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے پیدل تشریف لے گئے وہاں ہی نماز عشاء پڑھائی اور ۱۲ بجے شب واپس آئے۔

تبلیغ کا سلسلہ

حضرت کا معمول ہے کہ جب کسی سفر کو ضرورتاً

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر پبلشر شائع ہوا

جہنم سے بچاتا ہے اور دنیا میں ہر قسم کی شرارت سے بچاتا ہے۔ اور اس عمل کا کیا کہنا جس کی جزا خود ذات باری ہو مبارک وہ جو عمدہ عمل و حرکت میں اس سپر کو لے کر آتا ہے اور مبارک وہ جس کے اعمال کی جزا رب العالمین ہو۔

اللہم اجعلنا منہم (آمین)

احکام صیام

مناسب ہے کہ روزہ کی حقیقت و علت غائی کے بیان کے بعد ضروری احکام بیان کر دیئے جاویں۔

اس امر کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اسلام آسانی کا دین ہے وہ انسان پر تکلیف مالا یطاق کا بوجھ لادنا نہیں چاہتا۔ اس لئے فرمایا گیا ہے الدین یسر اور اللہ تعالے نے مومنین کو آپ یہ دعا تعلیم فرمائی ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ اے ہمارے رب جس بارگران کی اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں وہ ہم پر نہ ڈال۔ اور بار بار قرآن مجید نے یہ دعوی کیا لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا خدا تعالے کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔ بلکہ عجیب تر بات یہ ہے کہ روزہ ہی کے احکام میں فرمایا یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اللہ تعالے تمہارے لئے آسانی پسند کرتا ہے تنگی کا ارادہ نہیں فرماتا پس ایک طرف تو روزہ بجائے خود ایک مشقت اور مجاہدہ ہے دوسری طرف اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے آسانی کا ارادہ فرماتا ہے۔

تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ روزہ میں کیا آسانیاں زیر نظر ہیں؟ لاریب یہ ایک سوال ہے جو فطرتاً پیدا ہوتا ہے لیکن اس سوال کا جواب اسلام کی عظمت اور کمال کی دلیل ہے۔

اول روزہ خود ایک آسانی ہے اس مجاہدہ سے انسان عیاشی اور اسراف سے نجات پا جاتا ہے اور غیر ضروری تکلفات سے اسے مخلصی ملتی ہے۔

دوم۔ اسلام نے برخلاف دوسرے مذاہب کے تعذیب جسمانی کو عبادت قرار نہیں دیا جیسا کہ دوسرے مذاہب نے عقوبت جسمانی کو عبادت کا مرتبہ دیدیا۔ جوگی سنیاسی۔ راہب اور غلط کار صوفی بھی ایسی ریاضتیں اور مشقتیں کرتے ہیں۔ جن کا اثر روح اور تزکیہ نفس پر کچھ نہیں ہوتا۔

اور خود روزہ کے متعلق بعض مذاہب میں ایسی پابندیاں تھیں کہ انسانی قدرت و قوت سے بالاتر تھیں اس لئے اسلام نے ان تمام کو دور کر کے سب سے اول روزے کے لئے تحدید اوقات کی۔

بعض لوگ وہ اتم الدہر رہنا اعلے درجہ کی بات سمجھتے تھے یا یہود تو ہیں صرف ایک وقت کھانا کھا سکتے تھے اس کے بعد دوسرے روز کے افطار تک کچھ نہ کھاتے۔ اور اگر افطار کے بعد کھانا کھانے کے بغیر نیند آجاوے تو کھانا جائز نہ تھا۔

اس قسم کی قیود کو اسلام نے اٹھا دیا۔ اور روزہ کے لئے وقت مقرر کیا اور دائمی روزہ کو منع کر دیا۔ صرف ایک مہینے کے روزے فرض کئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے کبھی روزہ نہیں رکھا

یہاں سے صیام کے احکام شروع ہوتے ہیں۔ کیونکہ روزہ کے لئے ایک مہینہ مقرر ہے۔

ماہ رمضان کب شروع ہوتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو۔ اگر ابر ہو تو شعبان کے پورے تیس ۳۰ دن ہونے کے بعد۔

ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر حجت نہ

اختلاف مطالع نہ ہو حجت ہے اور تار خبر معتبر ہے۔ اعتبار کی وہی صورت ہے جو عام معاملات میں ہوتی ہے۔

نیت اور سحری

روزے کے لئے نیت ضروری ہے اور نیت دل کے ارادے کا نام ہے

افق مشرق پر سیاہ دھاری سے سفید دھاری شمالاً جنوباً ظاہر ہونے تک کھانا پینا جائز ہے۔ سحری اور نماز فجر میں بالعموم پچاس آیت کے پڑھنے کا وقفہ ہوتا تھا۔ پوہ پھٹنے کے بعد تک جنبی رہنا منع ہے جو لوگ گھڑیوں سے کام لیتے ہیں وہ اتنا سمجھ لیں کہ طلوع آفتاب سے غالباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک صبح صادق سمجھ لیں۔ اس لئے طلوع آفتاب کے ساتھ گھڑی کو ملا لیا جاوے سحری ٹھیک وقت پر کھائی جاوے اور اس کے بعد سو رہنے کی عادت کو ترک کر دینا چاہیئے یہ سخت مضر اور گونہ مبطل اعمال ہے۔

روزہ کے آداب

روزہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں۔ روزہ دار جھوٹ باطل۔ لغو۔ جھوٹی قسم دیگر ناجائز امور سے پرہیز کرے۔ نہ فحش بکے نہ جھگڑا کرے۔ اگر کوئی کرے تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں غرض ہر قسم کے لغویات اور منہیات سے بچتا رہے جبکہ حلال و طیب کھانے پینے اور جماع سے رکا ہے تو لغویات کا ارتکاب کیوں کرے:۔

روزہ کھولنے کا وقت

روزہ کے کھولنے میں غیر معمولی دیر جائز نہیں۔ سورج کی ٹکی ڈوبنے اور مشرق کی طرف رات چڑھنے پر روزہ کھول دینا چاہیئے روزہ کھولنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھم لک صمت و علٰی رزقک افطرت ذھب الظمأ وابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء اللّٰہ

کھجور یا چھوہارے سے روزہ کھولنا اچھا ہے نہ ملے تو پانی سے افطار کے لئے تکلفات کا انتظام عصر سے شروع کر دینا غیر ضروری اور فضول ہے۔ اور اکثر حقہ نوش روزہ دار حقہ سے روزہ کھولتے ہیں یہ تو نہایت ہی لغو اور بیہودہ ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے بہتر مگر حقہ سے روزہ کھولنے والے اپنے منہ کو اغلظ بناتے ہیں اس کو چھوڑ دینا چاہیئے روزہ تو حقہ۔ افیون وغیرہ لغویات کے چھڑانے کا بہتر ذریعہ ہے۔

روزہ کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے

عمداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس کا کفارہ ۶۰ روزے یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے کلی کرتے ہوئے پانی اندر چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس کی قضا لازم ہے غروب آفتاب کی غلطی کا علم بعد میں ہو تو اس کی قضا بھی لازم ہے۔

کن باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

اپنی بیوی کا بوسہ لے۔ احتلام ہو جائے۔ یا سرمہ لگائے مسواک کرے خشک ہو یا تر۔ آنکھوں میں دوائی ڈالے۔ خوشبو سونگھنے۔ بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سرمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے دن کو لگانا مکروہ ہے۔

کون روزہ رکھنے سے معذور ہیں

بیہوشی۔ حمل۔ بچہ کو دودھ پلانا۔ جیلخانہ یہ ایسے عذر ہیں کہ بعد میں قضا لازم آتی ہے۔

حاملہ اور مرضعہ کو وقت نہ ملے تو فدیہ طعام مسکین دے مسافر بھی دوسرے وقت روزہ رکھے۔ سات کوس کا سفر ہے مگر جس کا فرض منصبی یا پیشہ ہو وہ مسافر نہیں مریض صحتیاب ہو کر روزہ رکھے۔ مرض کی تحدید نہیں۔ دائم المریض شیخ فانی ہر روزہ پر ایک مسکین کو دونو وقت کا کھانا دے عورت بحالت حیض روزہ نہ رکھے قضا کرے۔ استحاضہ والی

روزہ رکھ لے۔ جو کام بطور پیشہ کئے جاتے ہیں ان کے عذر سے روزہ چھوڑنے کا حکم نہیں۔

قیام رمضان

قیام رمضان جسے عام طور پر لوگ تراویح کہتے ہیں کوئی الگ نماز نہیں۔ بلکہ تہجد ہی کی نماز ہے۔ قیام رمضان کے تین طریق صحابہ میں مروج تھے سب سے افضل جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اول تک رہا۔ کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز تہجد پڑھتے تھے ۱۱ رکعت معہ وتر۔ پھر سحری سے پہلے باجماعت ۸ رکعت اور تین وتر۔ تیسرے درجہ پر عشاء کے بعد ۱۱ رکعت باجماعت قرآن مجید سنیں۔ بیس رکعت بھی صحابہ نے پڑھی ہیں اور اس پر قطعاً صحابہ کرام نے انکار نہیں کیا۔

قادیان میں ان تینوں صورتوں پر عمل ہوتا ہے اور عام طور پر ۱۱ رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ روزہ کے متعلق ضروری مسائل کا ذکر آ گیا ہے اگر کسی مزید تشریح کی ضرورت ہوگی تو انشاء اللہ آئندہ ہو سکے گی۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں حقیقت صوم پیدا کرے اور یہ رمضان ہمارے لئے برکات اور فیوض کا ذریعہ ہو۔ آمین ؛

"تحفہ رمضان"

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم (حصہ اول)

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد کئی نمبروں میں شائع ہوگی۔ کیونکہ اس میں وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص خدام کے نام لکھے۔ اس سلسلہ میں پہلا حصہ حضرت سیٹھ عبد الرحمٰن حاجی اللہ رکھا رضی اللہ عنہ مدراسی کے نام کے خطوط ہیں۔ حسب منشاء سیٹھ صاحب کی مختصر سی سوانح عمری درج کر دی گئی ہے قیمت فی جلد ۸؍ ۔ ۱۵؍ رمضان تک یہ کتاب انشاء اللہ شائع ہو جاوے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاعیں

ارادہ تبلیغ حضرت خلیفۃ المسیح کا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بمبئی میں ایک تبلیغی لیکچر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقصد عظیم میں بامراد کرے۔ آمین ؛

حافظ روشن علی صاحب اس اخبار کے شائع ہونے تک انشاء اللہ العزیز بمبئی پہونچ چکے ہونگے۔ بمبئی کے اخبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کا اعلان ہو رہا ہے۔ سلسلہ کے مخلص اور پرجوش رکن سیٹھ عبد اللہ بھائی کا دس ہزار کا چیلنج شائع ہو گیا ہے۔ اس سے بمبئی کے کرہ میں تحریک پیدا ہو رہی ہے۔

بمبئی کے مشہور اخبار سفیر روزگار میں بھی یہ چیلنج شائع ہوا ہے کچھ تعجب نہیں بمبئی کوئی مباحثہ ہو جاوے ؛

بھائی عبد الرحمٰن قادیانی ۳ ؍ جون کو لکھتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جمعہ کی تقریر اور روزہ کو کھانا نہ کھانے کی وجہ سے جو ضعف و کمزوری ہوئی غالباً اسی کا اثر ہے کہ کل ظہر کے وقت حضرت کو کسی قدر حرارت ہوگئی اور سر درد کی بھی شکایت تھی۔ نمازیں ظہر عصر مغرب و عشاء خود ہی پڑھائیں۔ عشاء کے وقت طبیعت اللہ کے فضل سے صاف تھی۔ اس وقت صبح بھی بہت اچھی ہے سیر کو جانے لگے تھے۔ کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو کچھ گھبراہٹ ہو گئی کیونکہ پٹی لگائی تھی اس وجہ سے پھر سیر کو نہ گئے اب آرام کرتے ہیں

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو اللہ کے فضل سے بہت افاقہ ہے زخم میں سے پیپ اور چھیچھڑے نکلتے ہیں۔ درد اور گھبراہٹ کم ہے بخار بھی بہت کم ہے حالت رو بصحت ہے۔ حضرت کل ظہر سے پہلے سیر کو تشریف لے گئے تھے۔ واپسی کے متعلق ابھی کچھ پتہ نہیں لگتا۔ حضرت کا منشاء ہے کہ ۲۴ ؍ جون تک باندرا ٹھہریں۔ بعد اس کے دو چار دن بمبئی میں رہیں اور پھر واپس ہوں۔ اسی غرض سے کسی مکان کی تلاش بھی کی گئی ہے

[illegible] میں درخواستیں ایڈیٹر الحکم کے نام آنی چاہئیں ؛

جاتے ہیں تو آپ تبلیغ سلسلہ کے عزم اور نیت سے نکلتے ہیں اس سفر میں بھی یہ غرض مقدم تھی اس لئے مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل مصری کو بھی ساتھ لیا ہے ان کے بمبئی میں تین لیکچر احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے ہال میں وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود اور ختم نبوۃ پر ہو چکے ہیں:۔

احباب کی آمد و رفت بمبئی کی جماعت کے علاوہ حیدرآباد دکن سے مکرمی مولوی غلام اکبر خانصاحب معہ اپنے بعض دوستوں کے۔ اور بابو محمد عالم صاحب پونہ سے اور مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹی (جو بمبئی اپنے کاروبار کے سلسلہ میں گئے ہوئے ہیں) اور سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب سکندرآباد سے ملاقات اور عیادت کے لئے تشریف لائے اللہ تعالےٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر دے:۔

جماعت بمبئی جماعت بمبئی کی خوش قسمتی میں کیا شبہ ہے مکرمی سیٹھ اسماعیل آدم صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ کی خواہش و اصرار پر حضرت سیٹھ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے مگر چونکہ وہ مکان سمندر کے کنارے پر واقع ہے سمندر کی شورش اور پاس ہی ریل کی ہر وقت کی گڑگڑاہٹ نے حضرت ام المومنین کی طبیعت کو مشوش کیا اس لئے واپس باندرا تشریف لے گئے۔ سیٹھ صاحب کو اللہ تعالےٰ اس اخلاص اور محبت کی جزا دے اور انہیں وہ کچھ دے جس کو رضاء الٰہی کہتے ہیں۔ ان کی کمیوں اور کمزوریوں کو دور کرے۔ آمین

بمبئی مشن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کی دعوت و تبلیغ کے لئے حضرت بمبئی کے مشن کو بہت مستحکم کرنا چاہتے ہیں حافظ روشن علی صاحب کو بھی اسی مقصد کے لئے طلب فرمایا ہے۔

تبدیل مکان حضرت کو باندرا کے مکان کی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی اس لئے خود تلاش مکان کیلئے مہاہم تشریف لے گئے۔ اور پھر سیٹھ صاحب کے اصرار و خواہش پر انکے مکان پر چلے گئے لیکن جیسا کہ اوپر ذکر ہوا واپس باندرا آگئے ہیں۔

۲۶- مئی کو پھر سر درد کا دورہ ہوا۔ پیچش کی شکایت پیدا ہوئی۔ کمر۔ ریڑھ کی ہڈی۔ انتڑیوں میں پہلے کی طرح درد رہا اس کا باعث حضرت ام المومنین کی ناقابل برداشت تکلیف اور درد کا احساس ہے۔ جو حضرت ام المومنین کو کارنکل کیوجہ سے ہوا۔ آج حضرت ام المومنین کو تھوڑی دور سیر کے لئے گاڑی میں لے گئے مگر ان کی بیقراری دیکھکر واپس لے آئے:۔

ام المومنین کی علالت حضرت ام المومنین کے کندھے پر ایک پھوڑا نکلا ہے اس کی وجہ سے کرب اور تکلیف زیادہ ہے۔ اسکو شگاف دیا گیا ہے بخار رہا ۲۷-۲۸ کو بھی حضرت ام المومنین کو بدستور تکلیف رہی آخر ۳۰ مئی تک یہ تکلیف برابر جاری رہی بخار ۱۰۳ درجہ تک پہنچا۔ احباب مستقل طور پر اپنی محسنہ و مخدومہ کیلئے دعا فرماویں حضرت کی طبیعت اب الحمدللہ بہت اچھی ہے ۳۱ مئی کو حضور نے جمعہ خود پڑھایا اس کے متعلق جو خط آیا وہ درج ذیل ہے۔

(۳)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل جمعہ تھا۔ حضرت کی صحت اللہ کے فضل سے بہت اچھی ہے حضرت ایک بجے کھانے سے فارغ ہوئے سواری منگائی جمعہ کیواسطے بمبئی کو روانگی کا حکم دیا سٹیشن باندرا پر ٹھیک ایک بجے ۲۲ منٹ گزرے پہنچے۔ گاڑی ۲ منٹ پہلے جا چکی تھی۔ وقت کی تنگی کے خیال سے گاڑیاں دادر کے واسطے کرایہ کی گئیں۔ دادر سے ٹرام کے ذریعہ ٹھیک ڈیڑھ بجکر ۵ منٹ پر پہنچے۔ احباب کھڑے راہ تک رہے تھے پونے تین بجے ٹھیک حضرت نے آج قریباً تین ماہ بعد خطبہ جمعہ خود پڑھا جسکی اطلاع کل ہی بذریعہ تار دیچکا ہوں۔ مبارکباد خطبہ جمعہ حضرت نے نہایت جوش اور پرزور الفاظ میں پڑھا نماز بھی حضور نے پڑھائی۔ تیس یا پینتیس کے قریب احمدی احباب موجود تھے سیٹھ اسمٰعیل آدم اور بابو شاہ محمد صاحب انجینئر انگمیسٹ پوری بھی شامل جمعہ تھے نماز جمعہ کے بعد

بخ: اور ہر ایک کا جواب شافی پاکر خاموش ہو جاتے تھے اور دوسرا سوال کرتے ۵ بجے عصر پڑھی اور پھر ۸ بجے تک مجمع رہا تو یہ سلسلہ جاری رہا۔ حضرت ام المومنین کو آرام رہا۔ مگر دعا کی ضرورت ہے:۔

رمضان شریف

الحکم کا اگلا نمبر رمضان شریف کا پہلا نمبر ہوگا اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ الحکم کی اس اشاعت میں **روزہ** اور **رمضان** کے متعلق ایک مضمون لکھنے کا ارادہ کیا +

اسے اتفاق کہو یا کچھ اور اس کا نام رکھو ابھی میں نے اس موضوع پر لکھنے کے لئے قلم نہ اٹھایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک **مکتوب** کی تلاش کے لئے میں نے تشحیذ ۱۹۰۹ء کا **فائل** منگوا کر اسکی ورق گردانی شروع کی۔ اس میں **حضرت اولوالعزم** کا ایک مضمون "رمضان" کے عنوان سے میری نظر سے گذرا میں نے اسے ایک خدائی تحریک سمجھکر یہی مناسب دیکھا کہ اس مضمون کو درج الحکم کر دوں +

صاف ظاہر ہے کہ یہ مضمون آج سے قریباً نو سال پیشتر کا لکھا ہوا آپ کے **خیالات۔ ارادوں** اور خواہشوں کا علم اس سے ہو سکتا ہے نیز یہ کہ اس **اولوالعزم** انسان کو دعاؤں کی قبولیت پر کتنا بڑا ایمان ہے +

الحکم جیسا کہ میں پہلے بھی ظاہر کر چکا ہوں **تذکیر** کے اصولوں سے کام لینا چاہتا ہے اس لئے اس مضمون کے پڑھنے سے مجھے یقین ہے کہ جماعت کو بہت بڑا فائدہ پہنچیگا۔ اس مضمون میں حضرت **اولوالعزم** نے جن لوگوں کے نام اپنی دعا کے ذیل میں لکھے تھے وہ میں نے طوالت کے خیال سے چھوڑ دئے ہیں آپ نے لکھا ہے کہ یہ نام اُن لوگوں کے ہیں کہ یا تو اُنہوں نے مجھے اس وقت خاص طور سے دعا کیلئے کہا یا مجھ سے خاص طور سے محبت رکھتے ہیں اور تھے حضرت اولوالعزم کو بھی اس مضمون کے لکھنے کی تحریک ایک گم شدہ کاغذ کی تلاش میں اپنی رمضان ۱۹۰۶ء کی دعا کے پرچہ کے اتفاقاً ملنے سے ہوئی۔ اور مجھے بھی یہ مضمون کسی اور مکتوب کی تلاش میں دستیاب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایک تحریک کا ذریعہ بنا دے آمین (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ماہ رمضان

ماہ رمضان کیا بلحاظ اس کے کہ خدا تعالیٰ نے اسے دوسرے مہینوں سے زیادہ معزز کیا ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ اس میں دعاؤں کا زیادہ موقعہ ملتا ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ اس میں ہر ایک مسلمانوں کو ایک مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ کمزور سے کمزور انسان کو بھی اس کی بدولت شب بیداری سے کچھ نہ کچھ حصہ مل رہتا ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ اس میں بحکم اللہ جل شانہ کچھ نہ کچھ سخاوت کرنی ہی پڑتی ہے اور کیا بلحاظ اس کے کہ اس ماہ میں دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اللہ کی رحمتیں کثرت سے نازل ہوتی ہیں۔ ایک مبارک اور نہایت ہی مبارک مہینہ ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو اس ماہ سے فائدہ اٹھائے اور جب اس مبارک مہینہ کو رخصت کرے تو اس میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہو چکی ہو۔ کیا خدا تعالیٰ کو کسی کو بھوکا رکھنے میں کچھ فائدہ ہے۔ کیا اگر ہم سارا دن بھوکے رہیں اور کھانے پینے سے پرہیز کریں تو خدا تعالیٰ کی بادشاہی میں ترقی ہو جاتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اس کی طاقت نہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ کیونکہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک نقص سے پاک ہے اس کی طاقت کو کوئی زوال نہیں کیونکہ وہ ازلی ابدی ہے اور اس کی طاقت میں کوئی ترقی نہیں کیونکہ اس سے اوپر اور کوئی چیز نہیں۔ پس یاد رکھو کہ ہمارے روزہ رکھنے سے خدا تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پس وہ بات جس کے لئے روزہ فرض کیا گیا ہے ہماری اپنی بہتری ہے۔ خدا تعالیٰ چونکہ رحیم ہے اس نے اپنے بندوں کو پاک کرنے .... اور گناہوں سے بچانے کیلئے کچھ علاج مقرر فرمائے ہیں جن میں سے ایک روزہ بھی ہے ایک امیر اپنے فاقہ کش بھائی کی مصیبت کو کس طرح سمجھ سکتا ہے مگر روزہ ہے کیونکہ روزہ ...... اسکو بھوک اور پیاس کی تکلیف کا دکھ بتائیگا۔ ایک متکبر کس طرح اپنی بے بسی پر

واقف ہوسکتا ہے مگر روزہ سے کیونکہ روزہ رکھنے سے اسے معلوم
ہوگا کہ روزہ زندگی کے ہر ایک لمحہ میں مختلف چیزوں کا محتاج ہے جیسے
روزہ کے وقت بھوک اور پیاس اسکو ستاتی ہیں ایسا ہی اس
کے غریب ہمسایہ کو کہ اس میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے۔ روزہ
کی بدولت انسان نفسانی خواہشات سے محفوظ رہتا ہے اور فحش
کلامی سے بچا رہتا ہے۔ روزہ کی بدولت انسان میں سخاوت کا مادہ
پیدا ہوتا ہے۔ روزہ کی بدولت انسان میں ہمت و استقلال کا
مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ روزہ کی بدولت انسانکو اپنے نفس پر قابو
حاصل ہوتا ہے۔ غرض اگر انسان سچے دل سے اور روزہ کی تمام
شرائط کو پورا کرتے ہوئے روزہ رکھے تو رمضان کا مہینہ اس کی عمر
کے تمام سالوں کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے پس اسوقت میری اس
مضمون سے یہ غرض ہے کہ میرے دوست و احباب اس مہینہ کو ضائع
نہ ہونے دیں۔ جہاں تک ہوسکے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ سحری کے
وقت اُٹھنا پڑتا ہی ہے اگر اس وقت خلوص دل سے دعائیں کریں
تو ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ اُنپر خاص طور سے رحم کرے اور اُنکے دکھوں
اور تکلیفوں کو دور کرے کیا ہم کو اس دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔ یا کیا ہمارے
مرنے کے بعد ہمارے اعمال کا محاسبہ نہیں ہونا پس جبکہ نہ تو ہم اس
دنیائے فانی میں ہمیشہ رہینگے۔ اور نہ ہمارے اعمال بھلائے جائینگے
تو کیا ہمارے لئے موقعہ نہیں کہ اس دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھکر جو
وقت اور موقعہ ملے اسے غنیمت سمجھیں پس لئے میرے دوستو جو اس
مضمون کو پڑھتے ہو خود دعاؤں میں لگ جاؤ اور اپنے دوستوں کو
یہ مضمون سنا کر انہیں تحریک کرو کہ وہ بھی اپنے وقتوں کا نیک استعمال
کریں کیا تم سمجھتے ہو کہ مسیح پر ایمان لانے سے تم خدا کے عذابوں سے
بچ گئے نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اور بھی پھنس گئے ہو کیونکہ
پہلے تو تم ناواقفی کے حیلے سے بچ سکتے تھے مگر اب خدا کی حجت تم پر
قائم ہوچکی ہے اور تم خدا کے حضور میں مجرم قرار دئے جاچکے ہو پس
اگر الہی عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو دنیا کے لئے دین سے غافل مت

ہو۔ اور گناہوں میں مت پھنسو کیونکہ گناہ انسانی دلکو زنگ آلودہ
کر دیتے ہیں اور جس کے دلپر زنگ لگجائے وہ ہدایت سے دور ہو جاتا
ہے۔ تم اپنے اعمالکو اس طرح درست کرو کہ لوگونکو تمہاری وجہ سے
ٹھوکر نہ لگے ایسا نہ ہو کہ لوگ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور
عذر پیش کریں کہ وہ جماعت جو تو نے قائم کی تھی اس کے اعمال ایسے
گندے تھے کہ ہمیں اس میں داخل ہونے سے نفرت پیدا ہوتی تھی
اور ہمیں تیرا چہرہ اُن میں نظر نہ آتا تھا کیونکہ وہ گناہوں میں گرفتار تھے
اور شیطان اُنکے دلوں میں حکومت کرتا تھا۔ پس خدا کے عذاب سے
ڈرو کہیں ایسا نہ کہ فرشتے تمہارا نام ان لوگوں میں لکھدیں جو دنیا کی
گمراہی کا باعث ہوئے۔ دعاؤں میں لگے رہو۔ کیونکہ دل سے نکلی ہوئی
دعائیں ضایع نہیں جائیں۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ مضطر کی
دعاؤنکو سنیگا۔ اور خدا اپنے وعدوں کا جھوٹا نہیں ہے پس اپنے
دلوں میں ایک اضطرار پیدا کرو جو عرش کو ہلا دے اور تمہارے دل
خدا کی محبت سے پر ہو جائیں۔ کیونکہ محبت سے بھرے ہوئے دل خدائے
تعالیٰ کے خزانے ہوتے ہیں اور کون ہے جو اپنے خزانہ کو تباہ کریگا
پس اگر چاہتے ہو کہ آنے والے عذابوں سے محفوظ رہو تو اپنے
دلونکو پاک کرو اور خدا کی محبت میں سرشار ہو جاؤ قبل اس کے کہ خدا
کی طرف سے تم پر موت وارد ہو تم اپنے نفسوں کو مارو کیونکہ خدا
کسی انسان پر دو موتیں وارد نہیں کرتا۔ دیکھو زمانہ نازک ہے وحدت
پیدا کرو کیونکہ جو بھیڑ اکیلی ہوتی ہے اسے بھیڑیا لیجاتا ہے اگر تمہارے دلوں
میں پھوٹ ہوگی اور تم روحانی طور سے اکیلے ہو جاؤ گے تو یاد رکھو
کہ شیطان تمہارے دلوں کو اچک لیجائیگا اور روحانی طور سے تم
ہلاک ہو جاؤ گے۔ میرے دل میں تمہارے لئے ایک درد ہے اور
بڑا درد ہے جس کا خدا کے سوا اور کوئی عالم نہیں اور اس لئے میں مجبور
ہوں کہ تمہیں تمہاری بھلائی کی طرف بلاؤں۔ اور نیکی کے طریق کو
ظاہر کروں اور اس خیر خواہی کے جوش کو اس بات نے اور بھی
بڑھا دیا کہ میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے لئے اپنی تیزی سے

ایک مضمون تلاش کر رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ ملا جو میری ایک دعا تھی جو میں نے پچھلے رمضان میں کی تھی مجھے اس دعا کے پڑھنے سے زور سے تحریک ہوئی کہ اپنے احباب کو بھی اس طرف متوجہ کروں۔ نہ معلوم کس کی دعا سنی جائے۔ اور خدا کا فضل کس وقت ہماری جماعت پر ایک خاص رنگ میں نازل ہو۔ میں اپنا دردِ دل ظاہر کرنے کیلئے اس دعا کو یہاں نقل بھی کر دیتا ہوں کہ شاید کسی سعید الفطرت کے دل میں جوش پیدا ہو اور وہ اپنے رب کے حضور میں اپنے لئے اور جماعت احمدیہ کیلئے دعاؤں میں لگ جائے۔ جو کہ میری اصل غرض ہے۔ وہ دعا یہ ہے:-

ای میرے مالک میرے قادر خدا میرے پیارے۔ میرے مولے میرے رہنما۔ اے خالق ارض وسما۔ ای متصرف آب و ہوا۔ ای خدا جس نے آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک لاکھوں ہادیوں اور کروڑوں رہنماؤں کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ ای وہ علی و کبیر جس نے آنحضرت جیسا عظیم الشان رسول مبعوث کیا۔ ای وہ رحمان جس نے مسیح سا رہنما آنحضرت کے غلاموں میں پیدا کیا۔ اے نور کے پیدا کرنے والے اے ظلمات کے مٹانے والے تیرے حضور ہاں صرف تیرے ہی حضور میں مجھ سا ذلیل بندہ جھکتا اور عاجزی کرتا ہے کہ میری صدا سن اور قبول کر کیونکہ تیرے ہی وعدوں نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ میں تیرے آگے کچھ عرض کرنے کی جرات کروں۔ میں کچھ نہ تھا تو نے مجھے بنایا میں عدم میں تھا تو مجھے وجود میں لایا۔ میری پرورش کیلئے اربعہ عناصر بنائے اور میری خبر گیری کیلئے انسانوں کو پیدا کیا جب میں اپنی ضروریات کو بیان تک نہ کر سکتا تھا۔ تو مجھ پر وہ انسان مقرر کئے جو میری فکر خود کرتے تھے۔ پھر مجھے ترقی دی اور میرے رزق کو وسیع کیا۔ ای میری جان تو نے آدم کو میرا باپ بننے کا حکم دیا اور حوا کو میری ماں مقرر کیا اور اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو جو تیرے حضور میں عزت سے دیکھا جاتا تھا۔ اس لئے مقرر کیا۔ کہ وہ مجھ سے بے سمجھ اور ناداں اور کم فہم انسان کے لئے تیرے دربار میں سفارش کرے اور تیرے رحم کو میرے لئے حاصل کرے میں گنہگار تھا تو نے ستاری سے کام لیا میں خطا کار تھا تو نے غفاری سے کام لیا۔ ہر ایک تکلیف اور دکھ میں میرا ساتھ دیا۔ جب کبھی مجھ پر مصیبت پڑی تو نے میری مدد کی اور جب کبھی میں گمراہ ہونے لگا۔ تو نے میرا ہاتھ پکڑ لیا باوجود میری شرارتوں کے تو نے چشم پوشی کی۔ اور باوجود میرے دُور جانے کے تو میرے قریب ہوا۔ میں تیرے نام سے غافل تھا۔ مگر تو نے مجھے یاد رکھا۔ ان موقعوں پر جہاں والدین اور عزیز و اقربا اور دوست و غمگسار مدد سے قاصر ہوتے ہیں تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا اور میری مدد کی۔ میں غمگین ہوا تو تو نے مجھے خوش کیا میں افسردہ دل ہوا تو تو نے مجھے شگفتہ کیا۔ میں رویا تو تو نے مجھے ہنسایا کوئی ہوگا جو فراق میں تڑپتا ہو مجھے تو تو نے خود ہی چہرہ دکھایا۔ تو نے مجھ سے وعدے کئے اور پورے کئے اور کبھی نہیں ہوا کہ تجھ سے اپنے اقراروں کے پورا کرنے میں کوتاہی ہوئی ہو۔ میں نے بھی تجھ سے وعدہ کئے اور توڑے مگر تو نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا۔ میں نہیں دیکھتا کہ مجھ سا گنہگار کوئی اور بھی ہو اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے زیادہ مہربان تو کسی اور گنہگار پر بھی ہو۔ تیرے جیسا شفیق وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا جب میں تیرے حضور میں گڑگڑایا اور زاری کی تو نے میری آواز سنی اور قبول کی میں نہیں جانتا کہ تو نے کبھی میری اضطرار کی دعا رد کی ہو۔ پس اے میرے خدا میں نہایت دردِ دل سے اور بڑی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور میں گرتا اور سجدہ کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ میری دعا کو سن اور میری پکار کو پہنچ۔ ای میرے قدوس خدا میری قوم ہلاک ہو رہی ہے اسے ہلاکت سے بچا۔ اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں۔ تو مجھے ان سے کیا تعلق جب تک انکے دل اور سینے صاف نہ ہوں۔ اور وہ تیری محبت میں سرشار نہ ہوں۔ مجھے ان سے کیا غرض۔ سوائے رب میرے اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کو جوش لا۔ اور انکو پاک کر دے صحابہ کا جوش و خروش ان میں پیدا ہو اور وہ تیرے دین کے

لئے بے قرار ہو جائیں اُنکے اعمال ان کے اقوال سے زیادہ عمدہ اور صاف ہوں۔ وہ تیرے پیارے چہرہ پر قربان ہوں اور نبی کریم پر فدا۔ تیرے مسیح کی دعائیں اُنکے حق میں قبول ہوں اور اس کی پاک اور سچی تعلیم انکے دلوں میں گھر کر جائے۔ اے میرے خدا۔ میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا اور ہر قسم کی مصیبتوں سے اُنہیں محفوظ رکھ۔ ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر یہ ایک قوم ہو جائے جو تو نے پسند کر لی ہو اور یہ ایک گروہ ہو جسکو تو ...... اپنے لئے مخصوص کرے۔ شیطان کے تسلط سے محفوظ رہیں۔ اور ہمیشہ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا رہے۔ اس قوم کو دین و دنیا میں مبارک کر مبارک کر آمین ثم آمین۔ یا رب العالمین۔ اس کے بعد میں اپنے لئے اپنے بھائیوں کے لئے اپنی والدہ کیلئے اپنی ہمشیروں کے لئے اپنے دوستوں کیلئے اور ان لوگوں کے لئے جن کے نام نیچے لکھتا ہوں دعا کرتا ہوں اور نہایت عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ہم کو دین و دنیا میں مبارک کر نیک کر۔ پاک کر۔ اپنے لئے چن لے ہدایت کا پھیلانیوالا بنا۔ اسلام کا خادم بنا۔ اور صحت و پاک عمر عطا فرما۔ ہم اسلام پر مریں اور تو ہماری وفات کے وقت ہم پر خوش ہو اور ہماری عمر نیز ناراضگی سے پاک ہو۔ پھر میں خاص طور سے خلیفۃ وقت کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب ان کے علم و فضل میں ترقی دے۔ ان کو اپنے کام میں کامیاب کر۔ اور ہر قسم کے دکھوں سے بچا۔ ان کی تدابیر میں برکت ڈال۔ اور ان راہوں پر چلا جو اسلام کی ہوں۔

میری اس دعا کو اس جگہ نقل کرنے سے یہ غرض ہے کہ شاید کوئی نیک روح فائدہ اٹھائے اور اس مبارک مہینہ میں خاص طور سے جماعت احمدیہ اور اسلام کی ترقی کے لئے دعاؤں میں لگ جائے۔ میں آخر میں پھر اپنے احباب پر زور دیتا ہوں کہ اس وقت کو ضائع مت کرو۔ رات کو خدا کے حضور چلاؤ۔ اور دن کو صدقہ کرو۔ یہ ایک ایسی سچی تدبیر ہے کہ اگر تم میں سے ایک جماعت سچے دل سے ایسا کرنے والی نکل آئے تو خدا اپنے پاک کلام میں کامیابی کا وعدہ دیتا ہے۔ پس کون بدبخت ہے جس کو خدا کے وعدوں پر اعتبار نہ ہو خدا کرے کہ ہم لوگوں میں وحدت پیدا ہو اور ہم کو نیک اعمال اور دعاؤں کی توفیق ملے اور ظلمت کے دن دور ہو کر اسلام کا نورانی چہرہ پھر دنیا پر ظاہر ہو۔ آمین یا رب العالمین ؛ خاکسار مرزا محمود احمد ؛

ماہ صیام

جیسا کہ قارئین کرام کو معلوم ہے اب وہ مبارک مہینا شروع ہونے کو ہے جس کے متعلق خدا تعالے نے فرمایا۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

اللہ تعالے کے فیوض و برکات کا نزول اس مبارک مہینے کے ساتھ ایک خاص نسبت رکھتا ہے۔ اور وہ برکات خاصہ جو روحانیت سے تعلق رکھتی ہیں انکو روزے کے ساتھ جو مناسبت ہے وہ ایک بدیہی امر ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی میں یہ راز خاص طور پر مشاہدہ میں آتا ہے کہ انہوں نے انوار نبوۃ کے نزول سے پیشتر ان مجاہدات سے ضرور حصہ لیا ہے جو روزہ سے مخصوص ہیں :-

مجھے ضرورت نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں میں اس اسوہ اور عمل کو تاریخی حیثیت سے بیان کروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انوار سماوی کے استقبال کے لئے خود ۶ ماہ تک روزہ کا ایک خاص مجاہدہ ایک بزرگ کے اشارہ پر کیا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود خود فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اور روزہ کا مجاہدہ

در حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک

مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھکو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارتا اور بجز خدا تعالےٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھالیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اس طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ صرف شاید چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلےٰ طبقہ کے اولیا اس امت میں گذر چکے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں۔ جن کا ذکر کرنا موجب طویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سرخ تھے۔ انکو دل سے ایسا تعلق تھا کہ انکو دیکھکر دل کو نہایت سرور پہونچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ انکو دیکھکر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے اور ایک فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے۔ کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں۔ جنھوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر یبوست

دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری۔ یا دوسرے امراض سل ودق وغیرہ میں مبتلا ہوگئے۔ انسانوں کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو تو اس کو بجالانا ضروری ہے لیکن آجکل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہئیے :۔

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر اعتراف کیا ہے کہ یہ روزہ

سنت خاندان نبوۃ ہے

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے نبیوں کی زندگی میں یہ **اسوہ** ایک خاص مجاہدہ کا اسوہ ہے اور ہر قوم میں کسی نہ کسی حد تک روزہ کی عبادت فرض کی گئی ہے۔

روزہ ایک سالانہ عبادت اور فرض ہے

جو عبادات اور مجاہدات اسلام نے انسان کے لئے فرض کی ہیں ان میں سے بعض روزانہ ہیں بعض ہفتہ وار اور بعض سالانہ سالانہ عبادت اور فرائض میں سے بعض جسمانی ہیں اور بعض مالی اور بعض ان دونوں کی شرکت۔ کہ زکوٰۃ فریضہ مالی ہے روزہ فریضہ جسمانی ہے اور حج ان دونوں کا مجموعہ ہے روزہ اگرچہ سالانہ عبادت اور فریضہ جسمانی ہے مگر اس کا اثر اور نتیجہ انسان کے اعمال و افعال پر اگر صدق دل سے جیسا کہ اس کا حق ہے بجالایا جاوے پڑتا ہے کیونکہ روزہ کو انسان کی تطہیر اور تزکیہ سے خاص تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود روزہ کی علت غائی یہی بیان فرمائی ہے

لعلکم تتقون

تاکہ تم متقی ہو جاؤ۔

حقیقت میں روزہ انسان کو اعمال صالح کی ایسی تحریک کرتا ہے کہ انسان کا کامل تزکیہ ہو سکتا ہے جو شخص حلال اور طیب اشیاء کو خواہ کھانے پینے سے متعلق ہوں یا معاشرۃ سے وابستہ ہوں محض خدا کی رضا کے لئے ایک خاص وقت تک چھوڑ سکتا ہے ناممکن ہے کہ

وہ محرمات کی طرف رجوع کرے

لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہم **حقیقت** صوم سے غافل ہوتے ہیں ہمارے روزے ہماری نمازیں ایک رسم اور تکلف کا نمونہ ہوتی ہیں اسی لئے ان برکات اور فیوض سے محروم رہ جاتے ہیں (اللھم لاتجعلنا منھم آمین)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **حقیقت صوم** ہی کو زیر نظر رکھ کر فرمایا تھا کہ جس نے رمضان کے روزے **ایمان** اور احتساب سے رکھے اس کے اگلے گناہ معاف ہو گئے۔

جب **روزہ** میں یہ **قوت** ہے کہ وہ پہلے گناہوں کی **معافی** کا موجب ہو سکتا ہے تو یہ لازمی امر ہے کہ آیندہ گناہ کے جذبات اور قوت کو مٹا دیتا ہے۔

ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کی گناہ آلود زندگی پر ایک موت طاری ہو جائے اور اس میں سعادت اور نیکی کا نشوونما ہو۔ اس کے لئے روزہ ایک خاص ذریعہ ہے۔ کیونکہ یہ انسان کے ان تمام **گناہوں** اور **جذبات** پر موثر ہے۔ جو انسان کے کسی بھی عضو سے متعلق ہوں۔

زبان۔ کان۔ آنکھ۔ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ تمام اعضا پر یہ حکومت و اقتدار عطا کرتا ہے اور ان تمام خطا کاریوں سے بچاتا ہے جو انسان مال کے لالچ کی وجہ سے کر گزرتا ہے بوجہ

یہ امر واقعہ ہے کہ اگر

انسان ایمان اور احتساب سے روزے رکھے تو

یقیناً اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

روزہ کے اغراض کے بیان کی تکمیل کے لئے اتنا اور کہہ دینا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ نے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔

اول لعلکم تتقون دوم لتکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم سوم لعلکم تشکرون۔ گویا ایسے روزے کی تثلیث کہنا چاہیے

اتقار تکبیر و تقدیس اور شکر۔ پس یہ ضروری بات ہے کہ ہم اپنے اعمال میں اس روح کو پیدا کریں اگر صدق و اخلاص ہمارے اعمال کی روح نہیں تو یقیناً وہ ایک چھلکے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے بلکہ کچھ بھی نہیں۔

حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی کی طرف اشارہ کیا

کتنے روزہ دار ہیں جن کو روزہ سے بجز بھو کا

مرنے کے اور کچھ حاصل نہیں اور کتنے ہی تہجد

گذار ہیں کہ انہیں بجز شب بیداری کے اور کچھ

نہیں۔

اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے اعمال محض تکلیف و تکلف کا ہی ذریعہ نہ ہوں بلکہ ان سے وہ سکون اور تسلی پیدا ہو جو ہر عمل صالح کا نتیجہ صحیح ہے۔

میں نے بتایا ہے کہ اغراض روزہ میں اتقا جزو اعظم ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے ان جذبات و اعمال سے بچتا ہے جو انسان کو تقرب الی اللہ سے روکتے ہیں۔ اور اس کی نفسانی خواہشوں اور سفلی آلائشوں کو پیدا کر دیتے ہیں۔ پس تمام نفسانی آلائشوں سے جسم و روح کو پاک رکھنے کا نام تقویٰ ہے۔

جب یہ بات حاصل ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کی تکبیر و تحمید اور تقدیس شکر لازمی چیز ہے جو پیدا ہو جائے گی۔

مت سمجھو کہ محض بھوک پیاس کی برداشت کا نام روزہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں نے ابھی بتایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے بھوکے رہنے والوں کا ذکر فرمایا۔

مت خیال کرو کہ صرف بعض جوارح پر پابندیاں عاید کرنے سے ہم حقیقی معنوں میں روزہ دار کہلائیں گے۔؟ ہرگز نہیں اس لئے کہ سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

روزہ کہانے پینے سے پرہیز کا نام نہیں بلکہ لغو اور عمل شر سے پرہیز کا نام روزہ ہے ٭

مت خیال کرو کہ **قول زور** و **عمل بد** اور طغیان عمل حقیقت صوم کو باطل نہیں کرتے؟ محمد صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے۔ کہ

جو حالت صوم میں کذب و زور اور اعمال جہالت کو نہیں چھوڑتا تو ایسے شخص کے لئے خدا کو کچھ ضرورت نہیں۔ کہ وہ خدا کے لئے بیکار اپنا کھانا پینا چھوڑ دے ٭

پس

خوب سمجھ لو کہ **حقیقت روزہ** تم سے کیا مطالبہ کرتی ہے وہ تمہیں ملکوتی صفات سے متصف کر دینا چاہتی ہے جو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں **خدا کی عبادت و بندگی ان کی زندگی ہے۔**

یہی کیفیت روزہ سے پیدا کرنی مقصود ہے۔ پس اس ماہ مبارک سے یہ کیفیت پیدا کرنے کی ہم کو کوشش کرنی چاہئیے۔

اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ کے متعلق دو عظیم الشان بشارتیں دی ہیں۔ اول یہ کہ انسان کے تمام اعمال اس کے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے۔ میں اس کی جزا ہوں۔ دوم فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔

حقیقت میں روزہ بے شبہ ڈھال ہے جو آخرۃ میں عذاب